بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم:۔ جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ״
سہ ماہی ۷ ״
ماہوار ۲½ ״

فی پرچہ ۱۰/

۱۷ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ

جلد ۶/۴۱ ۔ ۷ نبوت ۱۳۳۱ ہش ۔ ۷ نومبر ۱۹۵۲ء نمبر ۲۶۱

اخبار احمدیہ:۔ ربوہ ۳ نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ لیکن ابھی نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۳ نومبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کھانسی کی شدت بدستور ہے۔ نقاہت بھی اسی طرح ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۶ نومبر۔ سید داؤد مظفر شاہ صاحب (جن کا کل اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا ہے) کی طبیعت آج دوپہر تک بار بار قے آنے کی وجہ سے خراب رہی۔ اب شام کو طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ غذا کے طور پر گلوکوز کے انجکشن لگائے جا رہے ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

وَوَاللّٰہِ حُبُّکَ لِلنَّجَاۃِ لِمُؤْمِنٍ
دَلِیْلٌ وَّ عُنْوَانٌ فَکَیْفَ نُخَیَّبُ
وَ اٰثَرْتُ حُبَّکَ بَعْدَ حُبِّ مُھَیْمِنٍ
وَ تُصْبِیْ جَنَانِیْ مِنْ سَنَاکَ وَ تَجْلِبُ

ترجمہ:۔ بخدا تیری محبت ہر ایک مومن کی نجات کا ذریعہ اور عنوان ہے۔ تو ہم کس طرح نامراد رہ سکتے ہیں۔ خدا کی محبت کے بعد میں نے تیری محبت کو مقدم کیا۔ اور تو نے میرا دل اپنے نور سے گرویدہ کر لیا ہے۔

(کرامات الصادقین)

متروکہ جائیدادوں کے بارے میں ہندوستان کی تازہ تجویز قابل عمل نہیں ہے

ہندوستان مسلمانوں کو ان کی جائیدادوں سے محروم کرکے ان پر قبضہ کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہا ہے

کراچی ۶ نومبر۔ وزیر مہاجرین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے کہا ہے۔ کہ متروکہ جائیدادوں کے متعلق ہندوستان کی تازہ تجویز ناقابل عمل ہے۔ آج انہوں نے ایک ملاقات میں ہندوستان کے وزیر آبادکاری مسٹر اجیت پرشاد جین کی حالیہ تقریر کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کے مراسلہ کا سرکاری جواب تیار کیا جا رہا ہے۔ جو عنقریب [illegible] ہند کو بھیج دیا جائیگا۔ انہوں نے مزید کہا۔ متروکہ جائیدادوں کے متعلق ہندوستان پاکستان کے رویہ سے اچھی طرح واقف ہے۔ اس کے باوجود وہ اپنی من مانی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے پر تلا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ اسے اس بارے میں ان معاہدات اور سمجھوتوں کا بھی پاس نہیں ہے۔ جو وہ اس بارے میں کر چکا ہے۔ وہ ان معاہدوں کا اطلاق ان علاقوں پر بھی کرنا ہے۔ جو فی الحقیقت سمجھوتے میں شامل نہیں تھے۔ وہ اب متروکہ جائیدادوں میں اضافہ کرنا چاہتا ہے۔ اور مسلمانوں کو ان کی جائیدادوں سے محروم کرنے کے بعد ان پر قبضہ کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہا ہے۔ ڈاکٹر اجیت پرشاد جین کی اس تجویز کا ذکر کرتے ہوئے کہ جائیدادوں کے مسئلہ کو بین الاقوامی ثالثی کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے سوال کیا کہ کیا ہندوستان تمام تصفیہ طلب امور ثالث کے ذریعہ طے کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان صرف اس پر ہی اختلاف نہیں ہے۔

امریکہ اور برطانیہ کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل میں ایک نئی قرارداد پیش کریں گے

نیو یارک ۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ نے کشمیر کے متعلق ایک نئی قرارداد تیار کی ہے۔ کل سلامتی کونسل جب ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر غور کرے گی۔ تو اس وقت یہ قرارداد پیش کی جائے گی۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ اس قرارداد میں کیا کہا گیا ہے۔

ری پبلکن پارٹی کو کانگرس کے دونوں ایوانوں میں بہت معمولی اکثریت حاصل ہوئی ہے

واشنگٹن ۶ نومبر۔ امریکہ میں ری پبلکن پارٹی کو کانگرس کے دونوں ایوانوں میں بہت معمولی اکثریت حاصل ہوئی ہے۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے مقابلے میں ری پبلکن پارٹی کو سینٹ میں ایک اور ایوان نمائندگان میں چودہ نشستیں زیادہ ملی ہیں۔ سینٹ میں اب پارٹی پوزیشن یہ ہے۔ ری پبلکن ۴۸ نشستیں۔ ڈیموکریٹک ۴۷ نشستیں آزاد امیدوار ایک۔ کل تعداد ۹۶ ایوان نمائندگان میں ری پبلکن پارٹی ۲۲۰ نشستوں پر قبضہ کر سکی ہے۔ کل ممبروں کی تعداد ۴۳۵ ہوتی ہے۔ جنرل آئزن ہاور کے چارج لینے کے بعد محکمہ خارجہ میں زبردست تبدیلیوں کا امکان ہے۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل نے جنرل آئزن ہاور کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ میں اس دن کا منتظر ہوں۔ کہ جب ہم دونوں پھر مل کر امن و آزادی کے لئے کام کریں۔ ماسکو میں جنرل آئزن ہاور کے منتخب ہونے پر اچھی رائے کا اظہار نہیں کیا گیا ہے۔ وہاں عام خیال یہی ہے۔ کہ وہ معاہدہ اوقیانوس کے زبردست حامی ہیں۔

احمد آباد کا میچ ہار جیت کا فیصلہ ہوئے بغیر ختم ہو گیا

احمد آباد ۶ نومبر۔ آج یہاں ویسٹرن زون اور پاکستان کے درمیان کرکٹ کا سہ روزہ میچ ہار جیت کا فیصلہ ہوئے بغیر ختم ہو گیا۔ ویسٹرن زون نے پہلی اننگ میں ۳۳۲ رنز بنائے۔ اور اس کے چھ کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔ دوسری اننگ میں اس نے ۱۲۳ رن بنائے۔ اور اس کے تین کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔ پاکستان نے پہلی اننگ میں ۲۹۲ اور دوسری میں ۴۵ رنز بنائے۔ دوسری اننگ میں اس کے ابھی دو کھلاڑی ہی آؤٹ ہوئے تھے۔ کہ سہ روزہ میچ ختم ہو گیا۔ جب میچ ختم ہوا تو حنیف اور اسرار کھیل رہے تھے۔ اس میچ میں پاکستان کی طرف سے وزیر محمد نے سنچری بنائی۔ اور انہوں نے ۱۰۴ رنز بنائے۔ اور تین گھنٹے تک کھیل کر پندرہ باؤنڈریاں لگائیں۔

کینیا میں دو ہزار افریقیوں کی گرفتاری

نیروبی ۶ نومبر۔ آج کینیا میں فوج اور پولیس نے دو ہزار افریقیوں کو پوچھ گچھ کے لئے حراست میں لے لیا ہے۔ نیروبی سے ۲۰ میل کے فاصلے پر ایک افریقی سردار کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ اس نے ”ماؤ ماؤ“ جماعت کی مذمت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

لنڈن ۶ نومبر۔ برطانیہ کے وزیر نوآبادیات کینیا کا دورہ کرنے کے بعد لنڈن واپس پہنچ گئے۔ کل وہ برطانوی دار العوام میں کینیا کی صورت حال کے بارہ میں ایک بیان دیں گے۔ لنڈن واپس پہنچنے پر آج انہوں نے بتایا۔ کینیا میں وسیع پیمانے پر بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ ”ماؤ ماؤ“ جماعت کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا۔ یہ تحریک کافی مضبوط بنیادوں پر چل رہی ہے۔

برطانوی فوجیں سرزمین مصر سے فوراً چلی جائیں

قاہرہ ۶ نومبر۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے اعلان کیا ہے۔ کہ مصر کی زبردست خواہش ہے۔ کہ برطانوی فوجیں فوراً سرزمین مصر سے واپس چلی جائیں۔ قاہرہ یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ انخلا افواج سے متعلق مصر اپنے مطالبہ میں ہرگز [illegible]

پنجاب مسلم لیگ کی لائلپور کانفرنس میں مسئلہ کشمیر پر بھی بحث کی جائیگی

لائلپور ۶ نومبر۔ پنجاب مسلم لیگ کی جو عظیم الشان کانفرنس کل یہاں شروع ہو رہی ہے۔ اس میں مسئلہ کشمیر پر بھی غور کیا جائے گا۔ مجلس مضامین نے اس بارے میں ایک قرارداد منظور کی ہے۔ کانفرنس میں کل آٹھ قراردادیں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان میں پاکستان کے دونوں حصوں میں گہرے ثقافتی روابط پیدا کرنے، بنیادی آئین جلد منظور کرنے، پنجاب کی اقتصادی ترقی اور نظم و نسق کے مسائل شامل ہیں۔ ان قراردادوں پر آج صبح صوبائی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے بھی غور کیا، پاکستان مسلم لیگ کے صدر الحاج خواجہ ناظم الدین کل اس کانفرنس کا افتتاح فرما رہے ہیں۔ پہلے کھلے اجلاس کی صدارت مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ جناب نور الامین کریں گے۔ الحاج خواجہ ناظم الدین کے استقبال کے لئے وسیع پیمانے پر انتظامات کئے گئے ہیں۔

لاہور۔ حکومت پنجاب نے اگلے اتوار یعنی ۱۶ نومبر سے سیالکوٹ اور قصور میں گیہوں کی بہم رسانی کا طریق رائج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ گیہوں کا راشن ۲ سیر ۷ چھٹانک فی کس فی ہفتہ کے حساب سے دیا جائیگا۔

جعلی ووٹ ڈالنے کا امکان کم ہو جائیگا

حیدر آباد ۶ نومبر۔ حکومت سندھ صوبے کے عام انتخابات میں پرچیاں ڈالنے والے ایسے صندوق رکھنے پر غور کر رہی ہے جو اپنی جگہ سے ہٹائے نہ جا سکیں۔ یہ تجویز بھی زیر غور ہے۔ کہ ووٹوں کی گنتی روزانہ کی جائے۔ اور گنتی کے وقت تمام امیدواروں کے نمائندے موجود ہوں۔ اگر صندوق نصب کرنے اور گنتی کی تجویز پر عمل کیا گیا۔ تو جعلی ووٹ ڈالنے کا امکان بہت کم

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور میں چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

جلسہ سالانہ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۵۲ء کے آخری ہفتہ ربوہ دار الہجرت میں منعقد ہو رہا ہے۔ یعنے اس کے انعقاد میں دو ماہ سے بھی کم عرصہ رہ گیا ہے۔ حسب فیصلہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آمد رکھنے والے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصّہ بطور چندہ جلسہ سالانہ ادا کرے۔

جلسہ سالانہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات (جس کی بڑی وجہ غلّہ کی گرانی ہے) کے لئے یہ چندہ ناکافی ہوتا ہے۔ کیونکہ احباب اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کماحقہٗ توجہ نہیں کرتے اور جو چندہ ادا کرتے ہیں ان میں سے ایک حصہ یہ ملحوظ نہیں رکھتا کہ چندہ جلسہ سے قبل ادا کر دیا جائے تا جلسہ کی تیاری میں دقتوں کا سامنا نہ ہو۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ تمام احمدی اگر اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ ادا کر دیں تو اس آمد سے جلسہ کے اخراجات پورے نہ ہوں۔

چاہیئے کہ کوئی آمد رکھنے والا احمدی ایسا نہ ہو جو نہ صرف پوری شرح کے مطابق بلکہ انعقاد جلسہ سے قبل چندہ نہ ادا کر دے۔

علاوہ روحانی امتیازات کے ہمارے جلسہ کو ایک امتیاز یہ بھی حاصل ہے کہ تیس پینتیس ہزار کے مجمع کے لئے متواتر کئی دن تک مرکز کی طرف سے کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔ جلسے ایشیا میں بھی ہوتے ہیں اور یورپ میں بھی۔ ہر جگہ جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ اور ہمارے جلسہ سے کئی بڑے بڑے جلسے بھی منعقد ہوتے ہیں۔ جن کا انتظام متمول اور برسر اقتدار پارٹیاں کرتی ہیں۔ مگر انتظام کی طرف سے کھانا کسی جگہ نہیں دیا جاتا۔

ایسے بابرکت اور عدیم المثال جلسہ کے لئے عدیم المثال قربانی ہی کی ضرورت ہے۔

نظارت بیت المال ربوہ

جلسہ سالانہ خواتین

جلسہ سالانہ نزدیک آ رہا ہے۔ براہ مہربانی جو بہنیں جلسہ سالانہ کے پروگرام میں حصہ لینا چاہیں یا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانوں کی مہمان نوازی کا کوئی کام کرنا چاہیں وہ فوراً اپنے ناموں سے اطلاع دیں۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ جو اس موقعہ پر منعقد ہوتی ہے اس کے لئے تجاویز بھجوائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ

کبھی نہ میری صدا دبے گی، مرا علم سرنگوں نہ ہوگا

تمہارے مکر و ریا سے بہتر تمہارا حالِ زبوں نہ ہوگا
ہزار فتنے اٹھاؤ مرعوب تم سے میرا جنوں نہ ہوگا

سُنا ہے میں نے تمہیں تمنّا ہے احمدیت کو پیس ڈالیں
اگر یہ ہے آرزو تمہاری تو جان لو یہ کہ یوں نہ ہوگا

غلط ہے تُم سے تمہارے فتنوں کی کوئی پرسش نہ ہو سکے گی
کہ اتنا ارزاں تو اس جہاں میں خدا کے بندوں کا خوں نہ ہوگا

میں خارزاروں میں آبلہ پا ہوں اور پھر مسکرا رہا ہوں
تمہیں تو شائد گلوں کی سیجوں پہ بھی میسر سکوں نہ ہوگا

مری نوا ہے نوائے احمدؐ مرا لوا ہے لوائے احمد
کبھی نہ میری صدا دبے گی، مرا علم سرنگوں نہ ہوگا

مَیں احمدی ہوں، مَیں احمدی ہوں، مَیں احمدی ہوں، مَیں احمدی ہوں
تمہارے جور و جفا سے گمراہ میرا جذبِ دروں نہ ہوگا

عبد المنان ناہید

مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خانصاحب کا عزم انگلستان

برادرم مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خاں صاحب انچارج شعبہ علاج ایکسرے و بجلی میو ہسپتال لاہور کو گورنمنٹ نے مغربی ممالک میں ایسے اداروں کے ملاحظہ کیلئے منتخب کیا ہے جہاں وہ اس شعبہ میں ترقی اور جدید طریقہ ہائے علاج خاص طور سے معائنہ کریں گے تا واپسی پر اپنے مشاہدات سے اپنے ملک و قوم کو فائدہ پہنچا سکیں۔

آپ انشاء اللہ ۹ نومبر بروز اتوار بذریعہ پاکستان میل عازم کراچی ہوں گے۔ جہاں سے ۱۲ نومبر بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان جائیں گے۔ انگلینڈ کے علاوہ دیگر مغربی ممالک جرمنی ہالینڈ اور غالباً امریکہ اور کینیڈا کا بھی دورہ کریں گے۔

بزرگانِ سلسلہ اور احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں سفر و حضر میں اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ان کا دورہ بابرکت و حصول کا موجب اور دیگر ترقیات کا پیش خیمہ ہو۔

احقر عبد الرحمٰن خاں ۵۴ دی مال لاہور

لیڈر بقیہ صفحہ ۳

برادرم لوتھر کے پیرو اور رومن کیتھولک عیسائی بھی ایک دوسرے کو عیسائیت میں کافر سمجھتے ہیں ان میں خون ریزیوں تک بھی نوبت پہنچی رہی ہے۔ مگر آج وہ "لا اکراہ فی الدین" کا اعلان اپنے عمل سے کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ انسانیت قرآن اور سنت رسول اللہؐ سے سیکھی ہے۔ مگر آپ جو قرآن و حدیث کے واحد اجارہ دار بنتے ہیں قرآن و حدیث کی تعلیم کو پس پشت ڈال رہے ہیں اور پاکستان جیسے مسلمانوں کے ملک میں فرقہ پرستی کے فتنہ کا بیج بو رہے ہیں۔ اگر قرآن و حدیث سے نہیں تو ان کافروں سے ہی سبق سیکھئے!

گلہ جفائے وفا نما جو حرم کو اہل حرم سے ہے
کسی بتکدہ میں بیاں کروں تو صنم پکار اٹھے ہری ہری

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۷ نومبر ۱۹۵۲ء

کسی بتکدہ میں بیاں کروں تو صنم پکاریں ہری ہری

مودودیوں کے نعیم صدیقی صاحب نے ایک ماہنامہ "چراغ راہ" کے نام سے کراچی سے نکال رکھا ہے اس کا اکتوبر نمبر اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اس میں مشہور انگریزی رسالہ "ریڈرز ڈائی جسٹ" ماہ اگست ۱۹۵۲ء کا ایک مضمون "تعمیر نو" کے عنوان سے جناب ابو ندیم صاحب نے ترجمہ کر کے شائع کیا ہے مترجم نے شروع مضمون میں ایک نوٹ اپنی طرف سے دیا ہے جو حسب ذیل ہے:-

"پناہ گزینوں کا مسئلہ جو پاکستان کیلئے پانچ سال سے دردسر بنا ہوا ہے ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے دوسری قومیں بھی دوچار ہوئی ہیں۔ زیر نظر مضمون میں یہ دکھایا گیا ہے کہ مغربی جرمنی کے ایک شہر میں یہ مسئلہ کس طرح حل ہو رہا ہے۔ اس مضمون میں بہت سی چیزیں ہماری آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہیں۔ اس مضمون کو پڑھ کر بلا مبالغہ مہاجرین مکہ اور انصار مدینہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ کاش اس مضمون سے ہمارے عوام اور حکمران کچھ سبق سیکھیں"

ہم اس نوٹ کے آخر میں صرف اتنے الفاظ اور بڑھاتے ہیں:-

"اور کاش ہمارے مودودئے بھی اس سے کچھ سبق سیکھیں"

(یہاں ہمیں قارئین الفضل سے تھوڑی سی معذرت کرنی ہے جو ہمیں بہت پہلے کرنی چاہیئے تھی ہم تنابز بالالقاب کو اسلامی اخلاق کے منافی سمجھتے ہیں۔ جس طرح کسی کو زخمی کرنا اسلامی اخلاق کے منافی ہے مگر ڈاکٹر کے لئے علاج کے طور پر چیر پھاڑ جائز ہے۔ اسی طرح ہم بھی مودودی صاحب کی جماعت کو محض علاج کیلئے مودودئے کہتے ہیں۔ جب یہ صحتیاب ہو جائیں گے اور احمدیوں کو احمدی کہنا اور لکھنا شروع کر دیں گے تو ہم بھی انہیں مودودئے کہنا چھوڑ دیں گے خواہ باقی ساری دنیا انہیں مودودئیے ہی کہے)

مضمون مذکرہ بالا میں یہ دکھایا گیا ہے کہ کس طرح مغربی جرمنی کے ایک چھوٹے سے شہر الیف وارٹ کے باشندوں نے جو مذہباً لوتھر کے پیرو تھے ایک ہزار کے قریب جرمن نسل کے ان پناہ گزینوں کو پناہ دی جو روسی دہشت سے خوف زدہ ہو کر اس شہر میں آ کر رک گئے تھے اور جو مذہب میں رومن کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتے تھے اور رومن کیتھولک پادری بھی ساتھ لائے تھے۔

یاد رہے کہ مارٹن لوتھر سولہویں صدی عیسوی کا پہلا اور شاید سب سے بڑا عیسائی مصلح ہے جس نے پوپ کے خلاف جو رومن کیتھولک فرقہ کے نزدیک مسیح علیہ السلام کا خلیفہ ہے علم بغاوت بلند کیا۔ یورپ کی تاریخ میں لوتھر ایک نشان راہ ہے۔ جہاں سے عیسائیت کی تاریخ ایک بالکل ہی نیا راستہ اختیار کرتی ہے۔ یہاں صرف یہ سمجھنا ہے کہ لوتھر کے پیروؤں اور رومن کیتھولک عیسائیوں کے تصورات دینی میں سخت اختلاف ہے اور دونوں کی راہ ایک دوسرے سے بالکل متضاد سمتوں کو نکلتی ہے۔ ازمنہ وسطیٰ میں عیسائی فرقوں کی باہم خوں ریزی لوتھر کی تحریک سے ہی شروع ہوتی ہے۔ مگر آئیے دیکھیں لوتھر کے پیرؤوں نے آج بیسویں صدی میں رومن کیتھولک پناہ گزینوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ صرف یہ دیکھنا ہے کہ باوجود متضاد دینی تصورات کے انصار مہاجرین سے دینی امور میں کس طرح پیش آئے۔ مضمون نگار بتاتا ہے کہ:-

"(الیف وارٹ کے) رئیس نے الیف وارٹ کے نوجوان پادری سے مشورہ کیا اور پھر دونوں نئے پادری کے پاس پہنچے اور اس سے کہا "فرمائیے لوتھر کے پیروکار کیتھولک لوگوں کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔ کیا نو وارد پسند کریں گے کہ وہ قصبہ کے قدیم گرجا میں ہی نماز ادا کر لیا کریں؟" نئے پادری نے اس پیشکش کو قبول کر لیا اور پورے دو سال مذہبی تہواروں پر کیتھولک پادری نے لوتھری گرجا میں صبح کے وقت نماز پڑھائی اور لوتھر کے پیروکاروں نے اپنی نماز کو پچھلے پہر پر ملتوی کر دیا۔ رئیس نے کیتھولک لوگوں سے وعدہ کیا کہ جب موقع ملا انہیں اپنا گرجا بنانے میں مدد دی جائے گی ...."

اس اثنا (دو سال) میں کیتھولک فرقہ نے ایک نیا گرجا تعمیر کر لیا۔ اس گرجا کی زمین لوتھری فرقہ کے رئیس نام ہولٹز کی تھی اور اس کا تمام عمارتی سامان ہر دو عقیدے کے لوگوں کا عطیہ تھا.... پروٹسٹنٹ فرقہ کے معماروں اور ترکھانوں نے نصف اجرت پر کام کیا اور جب سنگ بنیاد رکھنے کا وقت آیا تو قصبہ کے تمام لوگوں نے مل جل کر ایک اتوار کی صبح کو نماز کے بعد یہ کام ختم کر دیا"

(ماہنامہ "چراغ راہ" اکتوبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۴۰-۴۱)

اگر ہم یورپ کے ازمنہ وسطیٰ کی تاریخ پڑھیں تو لوتھر کے پیروؤں اور رومن کیتھولک فرقہ کی باہمی جنگ کی وجہ سے اس کے صفحات خون آلود پائیں گے مگر صلح و امن کے قرآنی اصول رواداری لا اکراہ فی الدین نے آج بیسویں صدی میں ان کافروں کو بھی اتنا گرویدہ بنا لیا ہے کہ بجائے اس کے کہ لوتھر کے پیرو حکومت سے مطالبہ کرتے کہ ان رومن کیتھولک پناہ گزینوں کو غیر عیسائی اقلیت قرار دیا جائے انہوں نے نہ صرف شہری زندگی میں ان کے ساتھ وہ سلوک کیا جو بقول مترجم انصار مدینہ نے مہاجرین سے کیا تھا بلکہ مذہبی تضاد رکھتے ہوئے خود اپنے گرجا میں ان کو نماز کے لئے جگہ دی اور پھر مدد دیکر ان کے لئے نیا گرجا بنا دیا اور ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جس کی مثال خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو مسجد میں اپنی طرز پر عبادت کرنے کی اجازت دیکر قائم کی حالانکہ نجرانی عیسائیوں کی عبادت بھی رومن کیتھولک کی طرح بت پرستی سے مبرا نہیں تھی۔

بے شک عیسائی فرقے بھی ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہیں۔ مگر آج اسلامی اصول کے تتبع میں ان میں اتنی رواداری پیدا ہو گئی ہے کہ وہ حکومت سے ایک دوسرے کو کافر قرار دینے کے مطالبات نہیں کرتے یا یہ سمجھنا چاہیئے کہ عیسائی ملکوں کی حکومتوں نے فرقہ پرستی کو حکومت کے کاروبار سے بالکل خارج کر دیا ہے۔ حالانکہ ایسے ممالک موجود ہیں جہاں ایک ہی عیسائی فرقہ کی اکثریت موجود ہے۔

یہ رواداری کا اصول جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے سراسر قرآنی اصول ہے اور قرآن کریم کی معجزانہ الفاظ میں یہ اصول کئی پیرایوں میں بیان ہوا ہے۔

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

دین میں کوئی جبر نہیں اس لئے کہ ہدایت بغاوت سے واضح ہو چکی ہے۔

فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر

جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کر دے کوئی قدغن نہیں ہے۔

لکم دینکم ولی دین

تمہارا دین تمہارے لئے میرا دین میرے لئے۔

یہ اصول کفار کے لئے ہیں۔ اس سے اندازہ لگائیے کہ خود مسلمان کہلانے والوں کے لئے کیا حکم ہوگا۔ یقیناً یہ اصول جس طرح مسلم افراد کے لئے ہیں اسی طرح مسلم حکومتوں کیلئے بھی ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ زیادہ تر حکومتوں کے لئے ہی ہیں۔ ازروئے قرآن کریم کسی اسلامی سے اسلامی حکومت کو بھی یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی شخص یا جماعت کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہو قرار دے کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔ مگر یہ مودودئیے اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے پاکستانی حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ احمدیوں کو غیر مسلموں کی فہرست میں شامل کیا جائے۔

ذرا "غیر مسلم اقلیت" کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے اب ذرا اس کی دلیل بھی ماہنامہ "چراغ راہ" کے فاضل ایڈیٹر سے سن لیجئے جو آپ نے اسی پرچہ میں بیان فرمائی ہے:

"ایک جائز اور معقول اور برحق مطالبہ جس پر پوری قوم جمع ہو چکی ہے ہمیں اس کا مستحق نظر آیا کہ اسے قوم کے اسلامی دستوری مطالبے کا جزو بنا دیا جائے"

("چراغ راہ" اکتوبر ۱۹۵۲ء)

ملاحظہ فرمائیے کس طرح دھوکہ دیا جا رہا ہے "جائز اور معقول اور برحق" یہ تین باتیں تھیں جو مدیر "چراغ راہ" کو پہلے ثابت کرنی ضروری تھیں۔ خود اس فقرہ کے اسلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب بھی اس مطالبہ کو محض اس لئے "جائز اور معقول اور برحق" نہیں سمجھتے کہ اس پر پوری قوم جمع ہو گئی ہے اور حق بھی یہی ہے کہ خواہ ساری دنیا کسی بات پر جمع ہو جائے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ بات "جائز اور معقول اور برحق" بھی ہے کسی بات کو "جائز اور معقول اور برحق" ثابت کرنے کے لئے مسلمہ معیار ہوتے ہیں۔ ہمارے اور مودودیوں کے نزدیک قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلعم معیار ہو سکتے ہیں۔ ہم "چراغ راہ" کے فاضل ایڈیٹر کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ قرآن و سنت سے ثابت کریں کہ جو شخص قرآن و سنت پر ایمان رکھتا ہو۔ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتا ہو۔ فرشتوں پر ایمان رکھتا ہو۔ ملائک پر ایمان رکھتا ہو رسولوں پر ایمان رکھتا ہو۔ تقدیر شر و خیر پر ایمان رکھتا ہو۔ بعث بعد الموت پر ایمان رکھتا ہو۔ پنج بنائے اسلام کا پابند ہو اس کو کوئی اسلامی سے اسلامی حکومت محض ایسے مطالبہ پر جس پر پوری قوم جمع ہو چکی ہو غیر مسلم اقلیت قرار دے سکتی ہے اور قوم بھی وہ جو جبکی اپنی دینداری پر مودودی صاحب اور اس کے پیروؤں کی تصنیفات "نعوذ باللہ من ذالک" کا اعلان کر رہی ہوں۔

اسی ضمن میں ایک اور سیدھے سے سوال کا جواب بھی فرمائیے۔ کیا پوری قوم میں پاکستان کے شیعہ بھی شامل ہیں یا نہیں؟ کیا پاکستان کی اکثریت شیعوں کو کافر و مرتد نہیں سمجھتی؟ پھر آپ نے اپنے مطالبہ میں شیعوں کو کیوں شامل نہیں کیا؟ حالانکہ وہ تو خود اقلیتی حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ کیا آپ شیعوں کو اپنے مطالبہ میں شامل کرنے کیلئے تیار ہیں؟

(باقی صفحہ ۲ پر)

شذرات

مسلم لیگ پاکستان کے مخالف تھی؟

زمیندار لکھتا ہے:-

"اشاعت دیروزہ میں ہم نے مرزائیوں کے ترجمان "الفضل" کے چند اقتباسات درج کئے تھے۔ ایک میں الفضل نے صاحبزادہ فیض الحسن آلو مہار کو یاد دلایا تھا۔ کہ ۴۶ء کے انتخابات میں جس میں صاحبزادہ صاحب نے مسلم لیگ کی مخالفت کی تھی مرزائیوں نے اپنے ووٹ صاحبزادہ صاحب کو دیے تھے۔ گویا ۱۷ اکتوبر کو الفضل نے خود اعتراف کر لیا تھا۔ کہ مرزائیوں نے من حیث الجماعت اپنے خلیفہ کے ارشاد کی تعمیل میں پاکستان کی مخالفت کی تھی۔

لیکن ۱۸ اکتوبر کو اسی الفضل نے یہ دعوے کیا کہ پاکستان صرف مرزائیوں اور ان کے خلیفہ جی اور ان کے اخبار کی مسلسل جدوجہد کا نتیجہ (؟) ہے"۔ (۲۱ اکتوبر ۵۲ء)

مجلس احرار اسلام نے ۴۶ء میں لکھا۔

"چونکہ مرزائی اسلام کے سینے پر ایک ناسور کی طرح ہیں۔ چونکہ مرزائیوں کی دشمنی مجلس احرار سے ہے۔ لہذا لیگ اور مرزائی بلکہ مجلس احرار کو نقصان پہنچانا ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے ایک مزید داؤ اختیار کیا گیا اس خیال سے کہ مجلس احرار کے ممتاز ممبر صاحبزادہ فیض الحسن صاحب جو پنجاب میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کئے ہوئے ہیں لیگ کے مقابل کامیاب کامیاب ہو جائیں گے۔ ان کے نام پر ایک فرضی ڈرامہ تیار کیا گیا اور مجلس احرار کی آواز کو مرزائیوں کے متعلق بے اثر بنانے کے لئے لیگ نے مرزائیوں سے صاحبزادہ فیض الحسن سجادہ نشین آلو مہار شریف کے متعلق اعلان کروایا۔ جو لیگی اخباروں اور پوسٹروں میں جلی عنوان سے شائع کیا گیا ہے"۔

(مسلم لیگ اور مرزائیوں کی آنکھ مچولی ص۲۶)

زمیندار جواب دے کہ جب احراریوں کے نزدیک فیض الحسن کے ووٹوں کی سکیم جماعت احمدیہ نے مسلم لیگ کے اشارہ پر تیار کی تھی۔ تو کیا مسلم لیگ اس وقت پاکستان کی مخالف تھی؟

دروغ گورا حافظہ نباشد

زمیندار نے ۱۵ اکتوبر ۵۲ء کو یہ لکھا۔

"انگریز نے انہیں ایک الگ قوم ایک الگ امت بنایا تھا۔ ان کی نبوت قائم کی تھی۔ ان کے مخالفوں کو قید و بند میں ڈالا۔ انگریز کے وقت میں کوئی شخص ایسی جرأت کرتا اور انہیں انگریز کی کٹھ پتلیاں قرار دیتا۔ تو اسے زندگی بھر قید خانے کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑتیں"۔

مگر چھ دن کے بعد یہ کہہ دیا:-

"انگریزوں کے چلے جانے کے بعد قادیانیت اپنے پر پرزے نکال کر میدان میں آگئی ہے۔ حالانکہ انگریزوں کے زمانے میں انہیں یہ جرأت نہیں تھی۔ کہ کھلے بندوں جلسہ کریں یا اپنے مذہب کی تبلیغ کریں۔

ان کی تبلیغ کا دائرہ صرف ان کی مسجدوں تک محدود تھا۔ (زمیندار ۲۱ اکتوبر ۵۲ء)

فرمایئے "دروغ گورا حافظہ نباشد" کی اس سے دلچسپ مثال اور کیا ہوگی؟

حیرت انگیز انکشاف

زمیندار نے مولانا سید غلام بھیک صاحب مرحوم کے مختصر حالات زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا ہے کہ

"۱۹۲۳ء میں شدھی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے آپ نے مرکزی صیغہ تبلیغ کی بنیاد ڈالی"۔ (زمیندار ۱۹ اکتوبر ۵۲ء)

مولانا ظفر علی نے ۱۹۲۳ء میں اسی شدھی تحریک کے سلسلہ میں لکھا تھا۔

"مسلمانان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار کمر بستگی نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے۔ وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں۔ تو بے اندازہ عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں **اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت اسلام کر کے دکھا دی**" (زمیندار ۲۴ جون ۲۳ء)

یہ تو ۱۹۲۳ء کی بات ہے۔ لیکن اب ۲۹ سال بعد اخبار زمیندار نے یہ حیرت انگیز انکشاف کیا ہے کہ (اسلام کی عظیم الشان خدمت کرنے والی جماعت دراصل مسلمان جماعت نہ تھی۔ اور مسلمان صرف وہ پیر سجادہ نشین وغیرہ تھے۔ جو کفر کی چیرہ دستیوں کو دیکھتے ہوئے بھی بے حس و حرکت پڑے تھے۔

مولانا اختر علی غداروں سے بغلگیر ہیں

مولانا اختر علی نے لکھا ہے:-

"ہم پاکستان میں غداروں اور تخریب پسندوں کی موجودگی سے منکر نہیں ہیں۔ ہمارے ملک میں غداروں اور تخریب پسندوں کا ٹولہ یقیناً موجود ہے۔ ان میں سے کچھ لوگ تو وہ ہیں جنہیں یہ غم و غصہ ہے کہ انہیں حکومت میں حصہ دار کیوں نہیں بنایا جاتا۔ اور کچھ وہ ہیں۔ جو قیام پاکستان سے قبل بھی اس کے مخالف تھے۔ اور جنہوں نے آج تک ذہنی طور پر اسے قبول نہیں کیا۔ اور انہیں بڑی آسانی سے شناخت کیا جا سکتا ہے"۔ (زمیندار ۱۲ اکتوبر ۵۲ء)

مولانا! کوئی اور شخص یہ بات کہتا۔ تو اس کے لئے زیبا بھی تھا۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر انتہائی تعجب ہوا۔ کہ آپ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ احراری پاکستان کے ازلی غدار ہیں۔ اور پاکستان کے دشمن ہونے کے ساتھ ساتھ انہیں یہ غم بھی کھائے جا رہا ہے۔ کہ:-

دیئے جاتے ہیں نا اہلوں کو عہدے
ہمیں وعدوں پہ ٹالا جا رہا ہے

(آزاد احتجاج نمبر)

لیکن یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی آپ غداروں سے بغلگیر ہو رہے ہیں۔ اور اس کا نام "تحفظ ناموس رسالت" رکھتے ہیں! کیا آپ کا یہ عقیدہ تو نہیں کہ **ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے پاکستان کے غداروں سے گٹھ جوڑ ضروری ہے؟**

قائد اعظم نے احراریوں کو معاف نہیں کیا

زمیندار نے احراریوں کے متعلق لکھا ہے:-

"انہوں نے مسلم لیگ کے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہیں۔ اور احرار رہنما عوام کے سامنے فرداً فرداً اپنی غلطی کا اعتراف کر چکے ہیں۔ بلکہ انہوں نے یہ بھی طے کر لیا ہے۔ کہ مجلس احرار سیاست سے کوئی تعلق نہ رکھے"۔ (زمیندار ۲۰ اکتوبر ۵۲ء)

احراری امیر شریعت نے ۴۹ء میں اعتراف کیا تھا

"میں نے قائد اعظم کے بوٹ پر اپنی داڑھی رکھی لیکن وہ نہ پسیجے"۔ (آزاد ۱۴ نومبر ۴۹ء)

زمیندار کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ **قائد اعظم کے بوٹ پر رگڑی جانے والی داڑھی اگر ہر ایک پاکستانی کے بوٹ پر بھی رگڑ دی جائے۔** تب بھی ہم احراریوں کو پاکستان کا وفادار نہیں سمجھ سکتے۔ کیونکہ جن غداروں کو قائد اعظم نے معاف نہیں کیا۔ ہم انہیں کیونکر معاف کر سکتے ہیں؟

حضرت ابن عربیؒ پر ناپاک حملہ

جماعت احمدیہ اپنے مسلک کی تائید میں خاتم الصوفیاء حضرت محی الدین ابن عربی کی مشہور کتاب فتوحات مکیہ کے اقتباسات پیش کرتی ہے۔ اور احراری علماء ان کو دیکھ کر ہمیشہ دم بخود ہو جاتے ہیں۔

اس بے چارگی اور بے بسی کو چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے یہ جواب تیار کیا گیا ہے۔ کہ یہ تحریرات حضرت ابن عربی کے شطحیات ہیں۔ اور شطحیات کے متعلق یہ بتایا ہے۔ کہ

"حضرات صوفیہ پر کچھ باطنی حالات گزرتے ہیں جو ایک سکر اور بے خودی کی حالت ہوتی ہے۔ اس حالت میں ان سے ایسے کلمات نکل جاتے ہیں جو شریعت اور کتاب و سنت کے نصوص پر چسپاں نہیں ہوتے۔ جیسے انا الحق۔ اور جب ہوش میں آتے ہیں۔ تو ایسے کلمات سے توبہ اور استغفار کرتے ہیں"۔ (آزاد ۱۵ اکتوبر ۵۲ء)

حضرت محی الدین عربی رح فتوحات مکیہ کے دیباچہ میں رقم فرماتے ہیں:-

"لما وصلت الی ام القری بعد زیارتی خلیل الرحمٰن و زیارۃ سید ولد آدم اقام اللّٰہ فی خاطری ان اعرف الولیّ فقیدت لہ ہذہ الرسالۃ الیتیمۃ التی اوجدہا الحق لا عراض الجہل وسمیتہا رسالۃ الفتوحات المکیہ اذ کان الاغلب فیما اودعتہ ہذہ الرسالۃ ما فتح اللّٰہ بہ علیّ عند طوافی بیتہ المکرم او قعودی مراقباً لہ۔ (فتوحات مکیہ جلد اول ص)

خلاصہ مطلب یہ کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت سید الانبیاءؐ کی زیارت سے مشرف ہوئے، تو آپ نے خدائی تفہیم کے مطابق یہ کتاب (فتوحات مکیہ) تالیف فرمائی۔ اور جس کا بیشتر حصہ خانہ کعبہ کے طواف اور مراقبہ کے دوران میں خدا کی طرف سے منکشف کیا گیا تھا۔

مندرجہ بالا تصریحات کے باوجود یہ کہنا کہ حضرت محی الدین ابن عربی رح نے اپنی کتاب میں کچھ ایسی باتیں بھی لکھ ڈالی ہیں۔ جو کتاب و سنت کے صریح خلاف ہیں۔ اور اس وجہ سے انہیں بعد میں توبہ استغفار کرنی پڑی۔ حضرت تاج الصوفیاء کی مقدس ذات پر ناپاک حملہ ہے۔
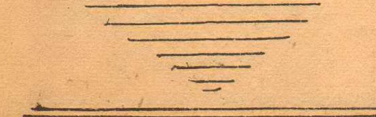
حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا

(از مکرم ابو المبارک محمد عبد اللہ صاحب پسرور)

یوں تو میری ساری تعلیم ہی حضرت ام المومنین کے زیر سایہ پایۂ تکمیل کو پہنچی مگر اس عرصہ میں چار سال کا زمانہ وہ بابرکت زمانہ ہے۔ جس میں مجھے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک گھریلو فرد کی حیثیت سے رہنے کا موقعہ بھی ملا۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے میری رہائش کے لئے وہ جگہ تجویز فرمائی جو آپ سے قریب ترین تھی۔

حیمی کی پرورش

مجھے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے پاس رہتے ہوئے چند ہی دن ہوئے تھے کہ میری آنکھوں نے دیکھا۔ نچلے دالان میں ایک پانچ چھ سالہ لڑکی بھی چارپائی پر پڑی ہوئی ہے۔ پگلی سی معلوم ہوتی ہے۔ ہوش وحواس درست معلوم نہیں ہوتے اکثر دفعہ پیشاب وغیرہ بھی چارپائی پر ہی کر دیتی ہے۔ عورتیں اور دوسرے بچے جب اس کی چارپائی کے پاس سے گذرتے ہیں۔ تو ناک کے آگے کپڑا رکھ لیتے ہیں کہ بدبو نہ آئے۔

اللہ رے رحم اور شفقت۔ ام المومنین رضی ہیں کہ جنہیں نہ ان سے بدبو آتی ہے۔ نہ اسے دیکھ کر کراہت ہی پیدا ہوتی ہے۔ خود دوسرے چوتھے روز اسے نہلاتی ہیں۔ صاف کپڑے پہناتی ہیں۔ جوئیں نکالتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ (پگلی) لڑکی جسے ہم "حیمی حیمی" کہتے تھے (نام نزامۃ الرحیم تھا) حضرت ام المومنین رضی کی اپنی ہی بیٹی ہے۔

آپ کا یہ دست شفقت اس پر مہینہ دو مہینہ نہیں۔ سال دو سال نہیں بلکہ اس وقت تک رہا جب تک کہ وہ جوان ہو گئی۔ اور آپ نے بچیوں کی طرح اس کی شادی کر دی

حضرت ام المومنین رضی یتیموں اور مسکینوں کی پرورش یتامیٰ اور مسکین کے درجے کے مطابق ہی نہ کرتی تھیں۔ بلکہ ان کو اپنے گھر میں اپنے بچوں جیسا درجہ دیتی تھیں اور گھر کے اپنے بچوں پر بھی یہ اثر ڈالا کرتی تھیں۔ کہ وہ بھی زیر پرورش کو یتیم یا مسکین خیال نہ کریں۔ بلکہ اپنا ایک بھائی یا بہن سمجھیں۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے لفظ لفظ سے محبت اور شفقت ٹپکتی تھی۔ آپ نے جب بھی مجھے بلانا ہوتا۔ تو خادمہ کو یہ نہ کہتیں کہ عبد اللہ کو بلاؤ بلکہ ہمیشہ فرمایا کرتیں

"ہمارے عبد اللہ کو بلاؤ"

۲۸ سال کا زمانہ گذر چکا ہے مگر میرے کانوں میں ابھی تک "ہمارے عبد اللہ کو بلاؤ" کی آواز آ رہی ہے۔

حضرت ام المومنین کا مقام دینی اور دنیوی بہت بلند تھا۔ ساتھ ہی اس کے یہ بات بھی آپ سے خاص تھی۔ کہ وہ بچوں سے بچوں کے لائق اور بڑوں سے ان کے مقام کے مطابق سلوک کرتیں۔ بچوں کی چھوٹی سی چھوٹی خواہش کو بھی کمال خوشی سے پورا کرتیں۔ ایک دفعہ آپ دہلی تشریف لے گئیں۔ وہاں غیر متوقع آپ نے پندرہ بیس روز قیام کیا آپ کی غیبوبت کی وجہ سے طبیعت میں بہت اداسی پیدا ہو گئی۔ جب تشریف لائیں۔ اور میں ملنے کے لئے گیا تو جوش محبت سے جی بھر آیا آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ اور میں نے کہا۔ اماں جان! آپ نے تو کتنے ہی دن لگا دیئے؟ عبد اللہ کو بھلا دیا؟ فرمایا نہیں۔ میں تو تمہارے لئے دہلی سے کھلونے لائی ہوں اندر سے مجھے تین بلوری کھلونے اور مٹھائی لا کر دی

قادیان میں خربوزوں کے موسم میں ایک میلہ لگا کرتا تھا۔ جسے "قدوس کا میلہ" کہتے تھے۔ میں نے گھر کے بچوں کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا اماجان! میلہ دیکھنے کی اجازت دیں۔ فرمایا عبد اللہ میلوں میں واہیات باتیں ہوتی ہیں یہ نہیں دیکھنے چاہئیں۔ پھر فرمایا۔ اس میلہ میں تو خربوزے ہی بکتے ہیں جاؤ اور دیکھ آؤ۔ اور ہم سب کو خرچ کرنے کے لئے پیسے بھی دیئے

حضرت میاں شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ دالان کے صحن میں رات کو سٹڈی کر رہے تھے میں نے بھی کرسی لی اور اسی میز کے ایک طرف بیٹھ کر سٹڈی میں مصروف ہو گیا۔ حضرت اماں جان نے میاں صاحب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:- میاں! جس طرح تم میرے تین بیٹے ہو عبد اللہ میرا چوتھا بیٹا ہے۔

ایک روپیہ جرمانہ معاف کر دیا

میں مدرسہ احمدیہ میں پڑھتا تھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (اللہ ان کی عمر کو بہت لمبا کرے آرزوؤں کو بر لائے) اس کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ امتحان کے دن نزدیک تھے۔ اور میں نے گاؤں جانے کے لئے میاں صاحب (ان دنوں سب لوگ حضور کو اسی نام سے پکارا کرتے تھے) سے رخصت طلب کی۔ میاں صاحب نے فرمایا۔ امتحان بہت قریب ہے چھٹی نہیں مل سکتی۔ پھر عرض کی۔ میاں صاحب نے پھر انکار کر دیا۔

گھر آ کر حضرت اماں جان سے شکوہ کیا۔ اماں جان! میرا جی اداس ہو گیا ہے۔ اور میاں چھٹی نہیں دیتے آپ میری بات سن کر خاموش ہو رہیں۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا ان دنوں یہ معمول تھا کہ شام کا کھانا اپنے دالان میں تینوں بیٹوں سمیت اکٹھے ہی کھایا کرتیں۔ ایک چھوٹا سا تختہ زمین پر بچھ جاتا۔ اور ارد گرد حضرت اماں جان رضو اور سب صاحبزادے بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ کھانا بھی کھاتے جاتے اور مختلف قسم کا سلسلہ کلام بھی جاری رہتا۔ معلوم ہوتا ہے ایسے موقع پر حضرت اماں جان نے میری سفارش بھی کر دی تھی۔

صبح سکول گیا تو حضرت میاں صاحب (امیر المومنین) نے دفتر میں مجھے بلا کر فرمایا۔ رخصت تو دے دیتا ہوں مگر رخصت کے دن یعنی جمعہ کے روز ہی واپس آ جانا اگر نہ آئے تو سزا ملے گی۔ میں نے شرط منظور کر لی اور گھر یعنی موضع بہادر حسین چلا گیا۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ گاؤں پہنچ کر ایک شادی کی تقریب میں شامل ہونا پڑا اور بجائے جمعہ کے روز ہی واپسی کے ہفتہ اور اتوار کو بھی واپس نہ آ سکا اور سوموار کی صبح کو سکول میں حاضر ہوا۔ میاں صاحب نے دفتر میں مجھے طلب کیا اور دو دن کی غیر حاضری پر سخت ناراض ہوتے اور کہا کہ سکول سے نکل جاؤ اور کل تب آنا کہ ایک روپیہ جرمانہ بھی ساتھ لاؤ۔ میں سکول سے تو نہ گیا مگر گھر جا کر اماں جان رضی کو سارا واقعہ کہہ سنایا:-

اماں جان! میاں سخت ناراض ہو گئے ہیں اور کہتے ہیں ایک روپیہ جرمانہ لاؤ تو سکول آؤ۔ ورنہ نہ آؤ۔

اماجان جھڑک کر! تو جب میاں نے تمہیں ایک ہی دن کی رخصت دی تھی۔ تو تم نے دو دن کیوں لگا دیئے۔

میں ٹھٹھک کر رہ گیا۔ اور سوچنے لگا۔ الہٰی! اب کیا کروں۔

پھر عرض کی اماں جان! جنہیں ملنے کے لئے گیا ہوا تھا۔ وہ تو بٹالہ میں ایک شادی پر گئے ہوئے تھے مجھے ان کے پیچھے جانا پڑا۔ اس لئے دو دن لگ گئے اور آج اسی ڈر کے مارے راتوں رات سفر کر کے واپس پہنچا ہوں۔ اس پر آپ خاموش ہو گئیں۔ مغرب کے بعد وہی نورانی اور بابرکت محفل گرم ہوئی۔ یعنی شمع کے گرد تینوں پروانے جمع ہوئے۔ باتوں باتوں میں حضرت اماں جان نے عبد اللہ کا ذکر بھی چھیڑ دیا۔ اور میں ایک طرف کھڑے ہو کر یہ گفتگو سننے لگا۔ اماں جان رضی ہیں کہ عبد اللہ کی معذوریاں بیان کرتی ہوئی تھکتی نہیں۔ اور میاں ہیں کہ وہ اپنا حکم منوانے پر بضد ہیں۔

خدایا اب کیا ہو گا! کیوں نالائقی کی۔ کیوں حکم نہ مانا! کیوں دو دن غیر حاضر ہوا۔ اماں جان نے جب دیکھا۔ کہ میاں ماننے میں نہیں آتے۔ تو جھٹ جیب سے ایک روپیہ نکال میز پر رکھ دیا۔ اور کہا۔ اچھا نہیں مانتے تو لو یہ اٹھا لو۔

اب بھلا روپیہ اٹھائے تو کون اٹھائے۔ وہ تولہ کا روپیہ نہیں۔ وہ منوں کا روپیہ ہو گیا ہے۔ جو اٹھ نہیں سکتا۔

ہمارے دل مغموم ہیں اور آنکھیں اشکبار۔ اماں جان! یتیموں کی اماں! مسکینوں کی اماں! آپ کی جدائی کا صدمہ دل پر سخت بھاری ہے۔ مولیٰ اپنی شان کے مطابق اپنی رحمتوں اور برکتوں کا آپ پر نزول فرمائے اور آپ کی آل پر آپ کی جماعت پر اس کی ان گنت رحمتوں کی بارش ہو۔

غضب کی منتظمہ

حضرت اماں جان رضی کو جہاں مولیٰ کریم نے روحانی لحاظ سے سیدۃ النساء العالمین ہونے کی عزت دی تھی جسمانی لحاظ سے بھی اپنے بہت سے بندوں پر آپ کو فضیلت عطا کی تھی۔ آپ پانچ گاؤں کی واحد مالکہ تھیں۔ اور بعض اطراف میں تو آپ کی زمین کا سلسلہ دو دو میل نکل گیا تھا۔

ایک دن فجر کی نماز کے بعد فرمایا۔ عبد اللہ نواں پنڈ (جانب بسراواں) کو سیر کرنے چلیں گے میں ساتھ ہو لیا۔ برکت نام ایک خادمہ بھی ساتھ تھیں ہم نواں پنڈ سے بہت دور آگے نکل گئے۔ واپسی پر راستہ تو چھوڑ دیا۔ اور کھیتوں کھیت ہو کر چلنے لگے۔ ایک جگہ ایک کھیت کی منڈیر پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ "عبد اللہ یہ کھیت ہمارا ہے اور یہ کھیت (حضرت مرزا) سلطان احمد رضی (ڈپٹی کمشنر) کا ہے۔ ہمارے کھیت میں تو ساگ (سرسوں کا) اچھا نہیں مگر اس میں اچھا ہے۔ آؤ اسی سے ساگ توڑ لیں کہ وہ بھی تو ہمارا ہی بیٹا ہے"۔

یہ واقعہ میں نے اس لئے ذکر کیا ہے کہ باوجود (سیدنا) حضرت محمود اور حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہما اللہ تعالےٰ ایسے لائق بیٹوں کے ہوتے ہوئے آپ کو اپنی زرعی جائیداد کی بھی پوری پوری واقفیت تھی۔ ہماری کتنی بہنیں ہیں جنہیں اسبات کا علم بھی ہے کہ ان کے والد۔ میاں کس دفتر میں کام کرتے ہیں۔ اس کے شعبے کا تو نام ہی نہ لو۔ مگر حضرت اماں جان رضی ہیں کہ انہیں اپنی ہی زمین نہیں اپنے بیٹے (حضرت مرزا) سلطان احمد کی زمین کی بھی پوری واقفیت ہے۔

شیخ نور احمد حضرت اماں جان کے زرعی مختار تھے۔ کتنی بار حضرت اماں جان کو ان سے پرسش کرتے دیکھا گیا۔ فلاں کھیت میں مکئی کیوں بوئی گئی اسے گندم کے لئے کیوں نہ چھوڑا گیا۔ بقول حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ حضرت ام المومنین رضی پرلے درجہ کی منتظمہ ہی نہ تھیں۔ بلکہ باسلیقہ منتظمہ تھیں۔ میں نے آپ کو گاہے بگاہے گھر کے سارے ہی کام کرتے دیکھا ہے عند الضرورت چھوٹے سے چھوٹا کام بھی اپنے ہاتھ سے کرنے کو عار نہ خیال کرتیں۔ ایک دفعہ دو تین روز بھینس نے گتاوا نہ کھایا۔ میری معرفت نوکر کو بلایا اور خفا ہوئیں پھر مجھے ساتھ لے کر گتاوا کیا۔ عجیب بات یہ کہ وہ

(باقی ص ۶ پر دیکھیں)

اقلیتوں کے اندیشے اور جماعت اسلامی

(ادارہ کا ہر امر سے متفق ہونا ضروری نہیں)

(از مولانا عبدالمجید صاحب سالک)

بھارت اور پاکستان دونوں نے اپنے اپنے ہاں کی اقلیتوں کو یقین دلا رکھا ہے۔ کہ ان کو تمام شہری حقوق میں اکثریت کے ساتھ مساوات حاصل ہوگی۔ اور وہ اپنے ملک کے کامل شہری تسلیم کئے جائیں گے۔ شرط صرف ایک ہے۔ اور وہ شرط بھی اقلیت و اکثریت دونوں پر عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی مملکت کے سچے وفادار اور مخلص خیرخواہ رہیں۔

بھارت کے آئین میں بھارتی اقلیتوں کا موقف واضح کر دیا گیا ہے۔ اور پاکستان کے دستور میں بھی عنقریب واضح کر دیا جائیگا۔ بھارت اور پاکستان میں اس اعتبار سے یہ فرق ضرور ہے کہ وہاں اصولاً اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کا پورا یقین دلانے کے باوجود عملاً انہیں دق کیا جارہا ہے۔ لیکن انشاءاللہ پاکستان کے قول و فعل میں تفاوت نہ ہوگا۔ وہ اپنے دستور میں اقلیتوں کے جو حقوق تسلیم کریگا۔ وہ بلاشبہ محفوظ رکھے جائیں گے۔ پاکستان کے لئے نہایت فخر و مسرت کا مقام ہے۔ کہ تقسیم ہند کے بعد اس ملک میں اقلیتوں کے جان و مال پر کوئی حملہ نہیں کیا گیا۔ اور اس کے مقابلے میں بھارت کے مختلف مقامات پر اب تک کوئی دو سو فرقہ وارانہ بلوے ہو چکے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جو ملک اپنا دستور واضح ہونے سے پہلے ہی اقلیتوں کی پوری حفاظت کر رہا ہے۔ اس میں دستور بن جانے اور اقلیتوں کے حقوق قانونی طور پر محفوظ ہو جانے کے بعد اقلیتوں کو کس قدر آرام و اطمینان میسر ہوگا۔

پاکستان کے پڑھے لکھے طبقوں میں شاید ہی کوئی شخص ہو، جو اس ملک کی پارلیمنٹ۔ اس کے صوبوں کی کونسلوں اور مرکزی و صوبائی وزارتوں اور ملازمتوں میں اقلیتوں کی نمائندگی کا روادار نہ ہو۔ جب قائداعظم مرحوم نے مسٹر منڈل کو مرکزی وزارت میں لیا۔ تو اعتراض کے بجائے ہر طرف اس حق شناسی کی تعریف کی گئی۔ جب مشرقی بنگال کی وزارت میں ایک غیر مسلم شامل کیا گیا۔ تو اس کو بھی سب نے پسند کیا۔ مرکزی اسمبلی میں غیر مسلم اقلیتوں کے نمائندوں کو اکثریت کے نمائندوں کے برابر حقوق حاصل ہیں۔ اور وہ نہایت آزادی سے اپنے خیالات ظاہر کر رہے ہیں۔ کوئی پاکستانی ایسا نہیں جسے اس صورت حال پر اعتراض ہو۔

مجھے یقین ہے۔ کہ پاکستان کے دستور میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ بوجہ احسن کیا جائے گا۔ اور پاکستان بھر کے لوگ اس تحفظ کا خوشی خوشی خیر مقدم کریں گے۔ لیکن اس تمام اہتمام کے باوجود کبھی کبھی ہمارے اخباروں میں اقلیت کے ایک آدھ فرد کی طرف سے یہ اندیشہ ظاہر کر دیا جاتا ہے۔ کہ پاکستان میں "اسلامی حکومت" قائم ہوئی۔ تو ہمارے حقوق تلف ہو جائیں گے۔ حالانکہ "اسلام" اور "تلف حقوق" میں زمین و آسمان اور نور و ظلمت کا فرق ہے۔ اسلام کسی کے حقوق تلف کرنے کے لئے نہیں آیا۔ بلکہ ہر فرد بشر کے حقوق کو محفوظ کرنے آیا ہے۔ اقلیتوں کے ان اندیشوں کی ذمہ داری صرف ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو اسلامی حکومت کے متعلق غلط تصورات رکھتے ہیں۔ اور جن کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ اسلام نظم و نسق کے امور میں غیر مسلموں کی شرکت کا روادار نہیں ہے۔ جب اقلیت کے افراد اسلام کی یہ تعبیر سنتے ہیں۔ تو قطعاً مضطرب ہو جاتے ہیں۔

میں نے "آفاق" مورخہ ۱۵ اکتوبر میں "اقلیتوں کے اندیشے غلط ہیں" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا۔ جس میں بتایا تھا کہ احکام اسلامی اور تاریخ اسلامی اس امر کے شاہد ہیں۔ کہ اسلام نے اقلیتوں یا غیر مسلموں کے پورے حقوق تسلیم کئے ہیں۔ مسلم ارباب حکومت نے ہمیشہ ان حقوق کا احترام کیا ہے۔ اور غیر مسلموں کو ہمیشہ افسروں، مشیروں، جرنیلوں بلکہ وزیروں کی حیثیت سے نظم امور میں شامل رکھا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ پاکستان کی اسلامی حکومت کسی حالت میں اسلام کے احکام اور تاریخ اسلام کے تعامل کی خلاف ورزی نہیں کرے گی۔ اور جو لوگ اس کے خلاف رائے دیتے ہیں۔ وہ اسلام کا صحیح تعبیر پیش نہیں کرتے اور عامۃ المسلمین کبھی ان کی غلط تعبیر کو تسلیم نہیں کریں گے۔ ایسی صورت میں اقلیتوں کو پورا پورا اطمینان رکھنا چاہیئے۔ اور تنگ نظرانہ تعبیرات کرنے والوں کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔

اس سلسلے میں "جماعت اسلامی" اور مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے رویے پر مجھے تعجب ہے۔ جماعت کی طرف سے جو دستوری خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں غیر مسلموں کو صرف "تہذیبی خود اختیاری" کا مستحق تسلیم کیا گیا۔ کیونکہ اس سے قبل جماعت کے امیر اور کارکن بار ہا کہہ چکے تھے۔ کہ ایک اسلامی ریاست کے نظم کی ذمہ داری سنبھالنا صرف ان لوگوں کا کام ہے۔ جو اس ریاست کے بنیادی اصولوں کو تسلیم کرتے ہوں۔ دوسرے لوگ اس ذمہ داری میں شریک نہیں کئے جا سکتے"۔

پچھلے دنوں جب احراری، قادیانی کا جھگڑا سامنے آیا۔ تو مولانا مودودی اور جماعت اسلامی نے احرار کے اس مطالبہ کی تائید کر دی۔ کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کے لئے اسمبلی وغیرہ میں نشستیں مخصوص کر دی جائیں۔

قدرتی طور پر اعتراض ہوا۔ کہ آپ تو نظم امور میں غیر مسلموں کی شرکت کے قائل ہی نہ تھے۔ اب قادیانیوں کی نشستیں مخصوص کرنے کی تجویز کس منطق کی رو سے کر رہے ہیں؟

اس پر مولانا مودودی نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہم اصولاً تو اسی کے قائل ہیں کہ اسلامی ریاست کے نظم کو چلانے میں غیر مسلموں کی شرکت شرعاً و عقلاً صحیح نہیں۔ لیکن:-

"پاکستان کے مخصوص حالات پر اس اصول کو منطبق کرنے میں ہم اس مسئلے کے دوسرے پہلوؤں کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ یہاں کی غیر مسلم اقلیتیں مفتوح نہیں ہیں۔ کہ ہم فاتح کی حیثیت سے اپنے اصول ان پر مسلط کر سکیں۔ یہ مملکت تلوار کے زور سے قائم نہیں ہوئی۔ بلکہ سابق برطانوی حکومت ملک کو اس طرح تقسیم کر گئی ہے۔ کہ کچھ غیر مسلم آبادیاں آپ سے آپ اس جغرافیائی علاقے میں آگئی ہیں جس میں مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہے۔ اس طریقے سے بنی ہوئی مملکت میں جو نظام قائم کیا جائے۔ اس میں فاتحانہ رویہ اختیار کرنا نہ تو مناسب ہے۔ اور نہ مبنی بر انصاف۔ اس کے برعکس ہمارے نزدیک زیادہ بہتر طریقہ یہ ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو غیر مسلموں کو راضی اور مطمئن کر کے اس نظام میں شامل کیا جائے جو ہم اکثریت ہونے کی حیثیت سے یہاں قائم کرنا چاہتے ہیں"۔

(تسنیم یکم اکتوبر ۵۲ء)

آگے چل کر مولانا نے تسلیم کیا ہے۔ کہ اگر ہم نے زبردستی اپنے اصول نافذ کئے۔ تو اقلیتیں محسوس کریں گی۔ کہ انہیں نمائندگی سے محروم کر کے ظلم کیا گیا ہے۔ اور پھر ان میں پاکستان کے لئے جذبۂ وفاداری پیدا نہ ہوگا۔

لیکن سب سے انتہا دلچسپ بات آگے آتی ہے مولانا ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ اس وقت غیر مسلموں کو نمائندگی دیدی جائے۔ جب وہ ہماری حکومت کے اصول سے واقف ہو جائیں گے۔ اور عملاً ان کو اس کا تجربہ ہو جائے گا۔ تو:-

"وہ خود اس بات کو تسلیم کریں گے کہ اس طرز حکومت کے نظم کو چلانے کی ذمہ داری میں ان لوگوں کا شریک ہونا صحیح نہیں ہے۔ جو اس کے بنیادی اصولوں کو نہ مانتے ہوں۔ اس طرح تھوڑے سے صبر سے کام لے کر ہم وہ چیز ان سے برضا و رغبت منوا سکیں گے جسے آج سخت نارضامندی کے بغیر ان پر مسلط نہیں کیا جا سکتا"۔

(تسنیم یکم اکتوبر)

سبحان اللہ۔ بڑوں کی بڑی باتیں۔ ہم جیسے چھوٹوں کی سمجھ میں کیا آئیں گی۔ غالباً حضرت مولانا کا مطلب صاف الفاظ میں یہ ہے۔ کہ اس وقت نمائندگی کا موجودہ نظام ہی قائم رکھا جائے۔ کچھ عرصہ گذرنے کے بعد غیر مسلم خود ہی اپنے حق نمائندگی سے دستبردار ہو جائیں گے۔ اب پڑھنے والے خود ہی انصاف فرمائیں کیا ایسا ہونا ممکن ہے؟ کیا دنیا میں اس کی ایک مثال بھی موجود ہے۔ کہ کسی قوم نے اپنے سب سے خاص حقوق سے خود ہی دستبرداری دے دی ہو۔ کوئی فرد تو کسی وجہ سے ایسا ایثار کر بھی سکتا ہے۔ ایک پوری قوم اپنے کسی حق کو کیونکر چھوڑ سکتی ہے۔ جو اسے صدیوں سے حاصل ہو۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ مولانا مودودی جیسے دانا و فہیم انسان نے ایسی بے بنیاد توقع کیونکر قائم کر لی۔

حاصل کلام یہ ہے۔ کہ جب بات کچھ بھی نہیں۔ اور اقلیتوں کو حقوق نمائندگی لازماً دیئے جائیں گے تو پھر بعض لوگ کیوں خواہ مخواہ ایسی باتیں کرتے ہیں جن سے اقلیت کے بعض افراد کو مسلمانوں کی طرف سے بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ اندیشے ظاہر کرنے لگتے ہیں۔

اقلیتوں سے گذارش ہے۔ کہ جس حالت میں ان کے حقوق کو محدود کرنے کے داعی بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کا حق نمائندگی مسلّم ہے۔ تو پھر انہیں اندیشے ظاہر کرنے کا کیا مقام ہے۔ انہیں اپنے حقوق کی طرف سے پوری طرح مطمئن رہنا چاہیئے۔ اور دل و جان سے اپنے وطن عزیز اور اپنی مملکت کے بھلائی کے کاموں میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔

(آفاق ۱ ر نومبر ۱۹۵۲ء)

شکریۂ احباب

میرے نسبتی بھائی راجہ غلام مصطفیٰ، غلام مرتضیٰ آف نصیرا کھاریاں پر ایک مقدمہ دائر تھا۔ بندہ نے اخبار میں اعلان کیا تھا۔ کہ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی عطا کرے۔ الحمدللہ کہ مقدمہ مذکور میں ہماری فتح ہوئی۔ ہمارا غلبہ ہوا۔ میں سب احباب کرام کا جنہوں نے دعا کی تھی تہہ دل سے شکرگذار ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی سب دعائیں قبول فرمائے۔ آمین۔

مصباح کے متعلق ضروری اعلان

انشاء اللہ تعالیٰ ماہ دسمبر ۱۹۵۲ء میں مصباح کا جلسہ سالانہ نمبر شائع ہوگا جس کا حجم سابقہ حجم سے دوگنا ہوگا۔ اور اس میں اہم تاریخی فوٹو بھی شائع ہوں گے۔ اس لئے ماہ نومبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ پرچہ کی قیمت صرف ایک روپیہ ہوگی اہل قلم تمام بھائیوں، بہنوں اور بزرگوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ ہمیں اپنے قیمتی اور مفید معلومات سے نوازیں شعراء صاحبان بھی توجہ فرمائیں مضامین پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۵ نومبر ہے۔ مضامین علمی اور ٹھوس ہوں۔ امید ہے کہ قارئین الفضل تعاونوا علی البر والتقوی کے مطابق ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔ (مدیرہ مصباح ربوہ)

تریاق اٹھرا: حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خریدنے والوں کیلئے خاص رعائت

چونکہ احباب اُدھار کتب خرید کر اول تو رقم ادا کرنا ہی نہیں چاہتے۔ اور اگر بہت تقاضا کے بعد ادا کرتے بھی ہیں۔ تو بہت دیر میں ادا کرتے ہیں۔ اس کا نقصان یہ ہے۔ کہ روپے کی تنگی کی وجہ سے دیگر کتب سلسلہ چھپنے سے رُکی رہتی ہیں۔ اس لئے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ فروخت ادھار قطعی بند کر دی جائے۔ لیکن اس کی بجائے مندرجہ ذیل رعائت دی جائے۔

نقد فروخت کے لئے

(۱) -/۲۶ روپے سے -/۵۰ روپے تک کے خریدار ۲ فی روپیہ کمیشن دی جائے گی۔
(۲) -/۵۱ " " -/۷۵ " " " ۲½ " " " "
(۳) -/۷۶ " " -/۱۰۰ " " " ۳ " " " "
(۴) -/۱۰۱ " " -/۲۰۰ " " " ۳½ " " " "
(۵) -/۲۰۰ " زائد کے خریدار کو ۴ " " " "

سابقہ ادھار کے لئے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ۳۱ دسمبر تک ادائیگی نہ ہوئی۔ تو بقایا داران اور ان کے ضامنوں کے خلاف کارروائی عمل میں آئے گی۔

(نظارت تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

فہرست کتب مع قیمت

(۱) حقیقۃ الوحی کاغذ سفید اعلیٰ فی جلد قیمت بے جلد -/۸ مجلد -/۹ روپے
(۲) " " درمیانہ " -/۶ " -/۷ "
(۳) براہین احمدیہ حصہ پنجم اعلیٰ " ۳/۴ " -/۴ "
(۴) " " " درمیانہ " -/۱۲/۲ " ۳/۸ "
(۵) نزول مسیح قیمت بے جلد قیمت -/۸/۲ مجلد ۳/۴ "
(۶) تحفہ گولڑویہ " " ۲/۸ " ۳/۴ "
(۷) ازالہ اوہام " " -/۳ " ۴/۱۲ "
(۸) فتح اسلام " " -/۶/- " -/۱۰/- "
(۹) توضیح مرام " " -/۶/- " -/۱۰/-
(۱۰) مسیح ہندوستان میں " " -/۱/- " ۱/۴/- "
(۱۱) اسلام میں اختلافات کا آغاز " -/۱/- " ۱/۶/- "
(۱۲) سبز اشتہار " -/۴/- " -/۸/-
(۱۳) تجلیات الہیہ فی جلد " -/۴/- " -/۷/-
(۱۴) ایک غلطی کا ازالہ " -/۲/- " -/۵/-
(۱۵) سیرت خاتم النبیین حصہ سوم " ۲/۸ " ۳/۴
(۱۶) اسلام اور ملکیت زمین قیمت -/۸/۲ روپے
(۱۷) تبلیغی خط قیمت بے جلد -/۴/- مجلد -/۱۰/- "
(۱۸) تفسیر کبیر جلد اول جزو اول " -/۸/۶ "
(۱۹) تفسیر کبیر جلد ۶ جزو دوم حصہ ۳ " -/۸/۶ "
(۲۰) تفسیر سورہ کہف قیمت بے جلد -/۸/۱ "
(۲۱) آئینہ کمالات اسلام قیمت بے جلد -/۶ مجلد -/۷/- "
(۲۲) چشمہ معرفت " " -/۰/۴ " -/۵ "
(۲۳) چشمہ مسیحی " " -/۶/- " -/۱۰/- "
(۲۴) ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی " -/۲/- " -/۵/- "

درخواست ہائے دعا

میرے چچا غلام قادر صاحب اور برادرم غلام احمد صاحب عرصہ سے بعارضہ ٹی۔ بی بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (عبد الرحمن کوٹ احمدیاں معرفت حکیم سردار محمد صاحب ڈی کے ایل سندھ)

(۲) میرے خالہ زاد بھائی مبارک احمد صاحب آف جہلم بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (مظفر احمد کلرک بیت المال ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بڑے بھائی چوہدری عبد اللطیف صاحب بی اے انجینیئر ریڈیو پاکستان ولد چوہدری عبد الرحیم صاحب ایس۔ ڈی۔ او کے نکاح کا آمنہ ناہید صاحبہ بنت چوہدری محمد ابراہیم صاحب سے ایک ہزار پانصد روپیہ (۱۵۰۰) حق مہر پر مکرمی جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے جامع مسجد لاہور میں بروز جمعہ مورخہ ۲۳ نومبر ۵۲ء کو اعلان فرمایا حضرت اقدس نیز تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین و جماعت کیلئے بابرکت فرمائے۔

(خاکسار چوہدری عبد الرشید گورنمنٹ کالج لاہور)

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چست ہونا چاہیئے۔ وہ جہاں کہیں ہو۔ وہاں کے تعلیمیافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتے روانہ کرے۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

خط و کتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے۔ (مینیجر الفضل)

مکرمی ملک بشیر علی صاحب آف کنجاہ۔ ضلع گجرات

تحریر فرماتے ہیں۔ "میں نے آپ کی دوائی اکسیر شباب استعمال کی ہے یہ جسمانی طاقت کے لئے بہترین دوائی ہے۔ میرا تجربہ ہے۔ کہ اس سے بہتر طاقت کی اور کوئی دوائی میں نے نہیں پائی۔" قیمت مکمل کورس ایکماہ ۲۵ روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

جناب مرزا احسن علی صاحب آف ایم ولائت علی اینڈ سنز لاہور

سے تحریر فرماتے ہیں۔ "آپ کا عطر عید پر استعمال کیا۔ اس کی کیف آور خوشبو کی بھینی بھینی لپٹیں۔ سچ پوچھیئے اب تک میرے گرد و پیش کو معطر کر رہی ہیں۔ آپ کے عطر کی سب سے بڑی خوبی جو میں نے محسوس کی ہے وہ یہ ہے کہ گھٹیا۔ سستے اور بازاری عطروں کی تیز اور تند خوشبو کی بجائے نہایت لطیف اور پاکیزہ قسم کی خوشبو ہے جس سے انسان کے خیالات اور جذبات بھی پاکیزہ ہو جاتے ہیں میرے خیال میں عیدین اور دوسری متبرک تقاریب کے علاوہ ہر وقت اگر یہ عطر استعمال کیا جائے تو انسان اپنے روزمرہ کے کاروبار میں نہایت چاق و چوبند، شاداں و فرحاں اور ہشاش بشاش رہتا ہے۔ اللہ ایسٹرن پرفیومری کمپنی کو توفیق دے۔ کہ وہ یہ عطر زیادہ مقدار میں تیار کر سکیں۔ تاکہ ہر پاکستانی کو دستیاب ہو سکیں۔"

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

ہمارے ہاں سے اعلیٰ قسم کے عطریات۔ گلاب۔ چنبیلی۔ شام شیراز۔ حنا۔ خس۔ باغ و بہار۔ عنبرین۔ گل شبو حاصل فرماویں۔ قیمت پانچ روپے۔ آٹھ روپے۔ پندرہ روپے اور بیس روپے تولہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

اعلان!

(۱) اراضیات سندھ اور پنجاب تحصیل خوشاب کیلئے ہوشیار مستعد مینیجر قابلیت کے زمینداروں کا رکنوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر مجھ سے خط و کتابت کریں۔

عباس احمد خان نصرت آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ بھمبرو سندھ

اعلان

(۲) نصرت آباد اسٹیٹ فصل بھمبرو کا کچھ رقبہ لیز پر دینے کا ارادہ ہے۔ جو احباب لیز پر لینے کے خواہاں ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر مجھ سے خط و کتابت کریں

عباس احمد خان نصرت آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ بھمبرو سندھ

حب اٹھرا رجسٹرڈ: اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ -/۸/۱ مکمل خوراک گیارہ تولے چودہ روپے ۱۳-۱۲: حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

مجلس خدام الاحمدیہ کا بارھواں سالانہ اجتماع

سنہ ۵۳-۵۴ء کا میزانیہ۔ انتظام کے مختلف شعبے۔ دلچسپ سوالات۔ اطفال الاحمدیہ

(۲)

سنہ ۵۳-۵۴ء کا میزانیہ

مورخہ یکم نومبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ میں ایجنڈے پر درج شدہ دیگر تجاویز کے بعد مجلس کا تخمینہ بابت سال سنہ ۵۳-۵۴ء پیش ہوا۔

حضرت اقدس نے اس موقعہ پر فرمایا کہ تخمینہ پیش ہونے کا مرحلہ ہی ایک ایسا موقع ہوتا ہے جبکہ نمائندگان مجلس کی کارگزاری اور اس کے نظم ونسق پر عام بحث کر سکتے ہیں۔ اس لئے اس کے لئے پروگرام میں زیادہ وقت ہونا چاہیئے تھا۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ حضور نے فرمایا میرے نزدیک شوریٰ میں سب سے پہلے تخمینہ پیش کرنے کے لئے وقت رکھا جائے اور پھر باقی ایجنڈا پیش کیا جائے۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم تخمینہ کے لئے وقت معین ضرور کر دینا چاہیئے تاکہ نمائندگان کو اس پر غور کرنے اور اظہار خیال کرنے کا زیادہ موقع میسر آ سکے۔

اس کے بعد حضور کے ارشاد پر تخمینہ کے متعلق بحث شروع ہوئی۔ چند نمائندوں نے تقاریر کیں اور بعض مدات میں ترمیمیں پیش کیں۔ مگر مرکزی کارکنوں کی طرف سے وضاحت کرنے پر یہ ترمیمیں واپس لے لی گئیں۔

بالآخر شوریٰ نے ۳۰۵۹۵ روپے کی آمد اور اتنی ہی رقم کے خرچ کا تخمینہ بابت سال سنہ ۵۳-۵۴ء پاس کرنے کا فیصلہ کیا جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی منظور فرمایا۔

اجتماع کے مختلف شعبے

اجتماع کا انتظام سہولت اور عمدگی سے طے کرنے کے لئے اسے مختلف شعبوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ ہر شعبے کے انچارج اپنے نائبین اور معاونین کی مدد سے اپنا کام سرانجام دیتے تھے۔ چنانچہ خدام و اطفال کے لئے کھانے کا انتظام مکرم میر داؤد احمد صاحب کے سپرد تھا۔ صفائی اور آب رسانی کا کام چوہدری شبیر احمد صاحب کی نگرانی میں تھا۔ جملہ دینی وعلمی مقابلوں کا اہتمام محمد شفیع صاحب اشرف مہتمم تعلیم نے کیا۔ ورزشی مقابلوں اور کھیلوں کے انچارج ملک محمد رفیق صاحب تھے۔ دفتر اندرون کے منتظم چوہدری عبد الباری صاحب دفتر بیرون کے منتظم مولوی محمد صدیق صاحب۔ طبی امداد کے انچارج حسن محمد صاحب عارف۔ مقام اجتماع کے انچارج سید جواد علی صاحب۔ نظام اوقات کے انچارج مولود احمد صاحب۔ پہرہ کے انچارج چوہدری اعجاز نصر اللہ خاں صاحب اور روشنی و خیمہ جات کے انچارج چوہدری عطاء اللہ صاحب تھے۔ ان تمام شعبوں کی عمومی نگرانی مجلس کے نائب صدر مکرم مرزا ناصر احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب فرماتے تھے۔ جن کی مدد مجلس کے معتمد مولوی غلام باری صاحب سیف اپنے معاونین کے ساتھ کرتے تھے۔

خدام کی ذہنی۔ دینی اور علمی استعدادوں کا اندازہ لگانے اور انہیں ترقی دینے کے لئے جو مقابلے رکھے گئے تھے۔ ان کے لئے بہت مفید اور دلچسپ سوالات مرتب کئے گئے تھے۔ بطور نمونہ چند سوالات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ قرآن کریم کے ترجمہ واشاعت کا کام بجٹ کی کمی کی وجہ سے رکا پڑا ہے۔ آپکا حق تو نہیں مگر محض اس نیک مقصد کے لئے آپ ایک الاٹمنٹ کرا لیتے ہیں۔ آپکا یہ اقدام آپ کے نزدیک کیسا ہے؟

۲۔ شجاعت اور تہور میں کیا فرق ہے

۳۔ اگر جماعت میں خدام کی تعداد انصار سے دگنی ہو اور اطفال کی تعداد خدام سے نصف تو اطفال انصار کی کیا نسبت ہوگی۔

۴۔ آپ کے پاس ٹوکری میں پانچ سیب ہیں آپکے پانچ دوست آجاتے ہیں۔ آپ کس طرح ہر دوست کو ایک ایک سیب دیں گے کہ ٹوکری میں بھی ایک سیب رہے۔

۵۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے کس کس غیر ملکی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے

۶۔ قطبین میں آپ روزہ کس طرح رکھیں گے جبکہ دن اور رات چھ چھ ماہ کے ہوتے ہیں۔

اطفال الاحمدیہ

سٹیج کے پچھلی جانب پہاڑی کے دامن میں اطفال الاحمدیہ کے کیمپ لگے ہوئے تھے۔ خدام کی طرح اطفال کے لئے بھی ان کے رجحان اور حالات کے مطابق دینی وعلمی معلومات اور مختلف کھیلوں کے مقابلوں کا دلچسپ پروگرام علیحدہ طور پر بنایا گیا تھا۔ اس کے انچارج مولوی خورشید احمد صاحب شاد تھے جو اپنے نائبین اور معاونین کی مدد سے جملہ امور سرانجام دیتے تھے۔ ان مقابلوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے بچوں میں بھی انعامات تقسیم کئے گئے (باقی آئندہ)

اپوزیشن کو تخریبی نکتہ چینی کی بجائے تعمیری تجاویز پیش کرنی چاہئیں

(ممتاز دولتانہ)

لاہور ۶ نومبر۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے تعمیری تنقید کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ احزاب مخالف کو ہر اس چیز سے احتراز کرنا چاہیئے۔ جس سے عوام کے جذبۂ خود اعتمادی میں کمی واقع ہونے کا احتمال ہو۔ وزیر اعلیٰ نے کل صبح لائل پور کی جناح کالونی میں حکومت پنجاب کی شاندار مکمل نمائش جو بیس ایکڑ قطعہ اراضی پر پھیلی ہوئی ہے کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت پنجاب کو اپنی کارگذاریوں پر بجا طور پر فخر ہے۔ اور ہم دیانتداری سے محسوس کرتے ہیں۔ کہ جس راستے پر ہم چل رہے ہیں۔ وہ ترقی و خوشحالی کا رستہ ہے۔ اور صرف یہی رستہ ملک کے شاندار مستقبل کی نشان دہی کرتا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا۔ کہ ہم نے برسر اقتدار آنے کے بعد جو کچھ کیا ہے۔ اس کا ایک ہلکا سا خاکہ اس نمائش میں اس مقصد سے پیش کیا گیا ہے۔ کہ عوام کی تعمیری تنقید سے حکومت اپنی خامیوں کی اصلاح کرے۔ کوتاہیوں کی تلافی کرے۔ اور ان کی تعمیری تجاویز سے آئندہ استفادہ کرے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے ہاں ایسے عناصر بھی ہیں۔ جو ہر اچھی چیز میں کیڑے ڈالنے کے لئے شاعرانہ مبالغہ آرائی سے کام لینے اور ہر تعمیری کام کا تمسخر اڑانے کے عادی ہیں۔ کاش یہ لوگ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ اور عوام میں بد دلی پیدا کرنے اور ہر اچھی چیز پر سے ان کا اعتماد کم کرنے کی مہم چلانے کی بجائے کوئی ٹھوس تعمیری تجاویز پیش کریں۔ کیونکہ اس ملک کی ترقی وخوشحالی کی ساری ذمہ داری خود ہمارے اپنے کندھوں پر ہے۔

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا (بقیہ صفحہ ۵)

سارا گتا وا ہی نہیں کھا گئی۔ اور ایک تنکا نہ چھوڑا معلوم ہوا۔ کہ نوکر مٹی والی ٹوکری کا گتا وا کرتا رہا ہے۔

جفاکش طبیعت

عورتوں کا تو ذکر ہی نہیں۔ آدمیوں کی بھی یہ عادت ہو گئی ہے۔ کہ اگر انہیں میل دو میل پیدل چلنا پڑے۔ تو ناک میں دم آجاتا ہے۔ مگر حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا یہ حال تھا۔ کہ پانچ پانچ چھ چھ میل پیدل چل لیتی تھیں۔ قادیان سے بٹالہ والی سڑک کا پل اور وہاں سے ننگل ڈھی جھنگلاں چھ میل سے زائد ہی ہے۔ میں ساتھ تھا۔ بہلی بھی ساتھ تھی۔ گھر کے بچے اور حضرت ام ناصر وغیرہ تو بہلی میں تھیں۔ مگر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا گھر سے نکلیں۔ اور ننگل ڈھی جھنگلاں پہنچ کر دم لیا۔

اکثر گھروں میں تشریف لاتیں

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو غریبوں اور مسکینوں سے بیحد محبت تھی۔ اکثر خود ان کے گھروں میں تشریف لے جاتیں۔ ... تشریف رکھتیں۔ دردِ دل سے ان کی باتیں سنتیں۔ دلداری فرماتیں۔ حوصلہ دیتیں۔ محلہ دار الفضل میں ہمارا گھر حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی کوٹھی کے پاس جانب جنوب ہے۔ غریبانہ مکان۔ ہمارا تمدن بھی دیہاتی۔ بعض دفعہ گھر میں گوبر بھی پڑا ہوتا۔ چھوٹی چھوٹی صرف دو کچی کوٹھڑیاں بنا کر رہائش اختیار کر لی تھی۔ سایہ کے لئے صحن میں کچھ درخت لگا چھوڑے تھے۔ ان دنوں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا یہ معمول رہا۔ کہ صبح میاں بشیر احمد صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے جاتیں۔ اور وہاں سے دس بجے ہمارے گھر آجاتیں۔ اور ساری دوپہر درختوں کے سایہ تلے گذارتیں

دعائے مغفرت

کریم بی بی صاحبہ اہلیہ فضل دین صاحب مرحوم جو صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ آج مورخہ ۶ نومبر سنہ ۵۲ء کو شام کے ۶ بجے لاہور میں انتقال فرما گئیں۔

"ڈان" حکومت کا ترجمان نہیں ہے

کراچی ۵ نومبر۔ ایک سرکاری اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ پاکستان کے چند اخبارات میں حال ہی میں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے۔ کہ اخبار "ڈان" حکومت پاکستان کا ترجمان ہے۔ اور اس اخبار میں چند مقالے مرکزی حکومت کے چند ارکان کے کہنے پر لکھے جاتے ہیں۔ یہ رائے محض قیاسی اور قطعاً بے بنیاد ہے۔

لاہور ۶ نومبر۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد علی راولپنڈی سے ... روز لاہور پہنچ رہے ہیں۔ آپ یہاں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴